عورت عدت کے دوران اپنے داماد سے فون پر بات کر سکتی ہے یا نہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13005

تاریخ اجراء: 06 ربیع الاول 1445ھ/23 ستمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت دورانِ عدت اپنے داماد سے فون پر بات کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی مسئلہ ذہن نشین رہے کہ عورت کا عدت سے پہلے جن لوگوں سے پردہ فرض تھا تو دورانِ عدت بھی انہی لوگوں سے پردہ کرنا فرض ہے، اور جن لوگوں سے پردہ کرنا عورت پر عدت سے پہلے فرض نہیں تھا تو دورانِ عدت بھی ان لوگوں سے پردہ کرنا فرض نہیں۔

اب جبکہ داماد محرم ہے، ساس کا اپنے داماد سے پردہ نہیں ہے، لہذا دورانِ عدت عورت اپنے داماد سے فون پر بات کر سکتی ہے۔ البتہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق ساس اگر جوان ہو تو کچھ چیزوں میں احتیاط کی حاجت ہو گی مثلاً سفر کرنا، خلوت اختیار کرنا وغیر ذالک۔

داماد کے لیے ساس محرم ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ" ترجمہ کنز الایمان: (حرام ہوئیں تم پر) عورتوں کی مائیں۔ (القرآن الکریم، پارہ 04، سورۃ النساء، آیت نمبر 23)

فتاوی ہندیہ میں ہے: "(القسم الثاني المحرمات بالصهرية)۔ وهي أربع فرق: (الأولى) أمهات الزوجات وجداتهن من قبل الأب والأم وإن علون" یعنی محرمات کی دوسری قسم سسرالی رشتے سے حرام عورتیں ہیں اور یہ چار گروہ ہیں۔ ان میں سے پہلے گروہ میں بیویوں کی مائیں اور دادیاں نانیاں اوپر تک داخل ہیں۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب النکاح، ج 01، ص 274، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "ساس پر داماد مطلقاحرام ہے اگرچہ اس کی بیٹی کی رخصت نہ ہوئی ہو اور قبل رخصت مرگئی ہو، قال اللہ تعالٰی: وامھات نسائکم (اور تمھاری بیویوں کی مائیں تم پر حرام ہیں)۔" (فتاوی رضویہ، ج11، ص439، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

عورت کا محارم سے پردہ نہیں جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: "ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاواجب؛ اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرناواجب، اگر کرے گی گنہگار ہوگی؛ اور محارم غیر نسبی مثل علاقہ مصاہرت ورضاعت ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز۔ مصلحت وحالت پر لحاظ ہوگا۔ اسی واسطے علماء نے لکھا ہے کہ جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے۔ یہی حکم خسر اور بہو کا" (فتاوی رضویہ، ج22، ص240، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

جوان ساس سے پردہ کرنا، مناسب ہے۔ جیساکہ فتاوی رضویہ میں ہے: "علاقہ صہر ہو جیسے خسر، ساس، داماد، بہو، ان سب سے نہ پردہ واجب نہ نادرست ہے۔ کرنا نہ کرنا دونوں جائز اور بحالت جوانی یا احتمال فتنہ پردہ کرنا ہی مناسب۔" (فتاوی رضویہ، ج22، ص235، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

عدت میں عورت کا کن لوگوں سے پردہ ہے اور کن سے نہیں؟ اس حوالے سے مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد وقارالدین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "**قبلِ عدت جن سے پردہ فرض تھا، دورانِ عدت بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے۔ اور جن لوگوں سے عدت سے پہلے پردہ کرنا فرض نہیں تھا ان سے عدت میں بھی پردہ کرنا فرض نہیں۔**" (وقارالفتاوی، ج03، ص212، بزم وقارالدین)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net